سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

۲۷ پاروں میں سے ۲۱واں پارہ

رسولِ مقبول حضرتِ پطرس کا تبلیغی خطِ دوم

رکوع ۱

(۱) شمعون پطرس کی طرف سے جو سیدنا عیسیٰ مسیح کا بندہ اور رسول ہے ان لوگوں کے نام جنہوں نے ہمارے پروردگار اور منجی سیدنا عیسیٰ مسیح کی سچائی میں ہمارا سا قیمتی ایمان پایا ہے۔ (۲) پروردگار اور ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی پہچان کے سبب سے مہربانی اور اطمینان تمہیں زیادہ ہوتا رہے۔

(۳) کیونکہ ان کی الہیٰ قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دین داری سے متعلق ہیں ہمیں اس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں جس نے ہم کو اپنی خاص بزرگی اور نیکی کے ذریعہ سے بلایا۔ (۴) جن کے باعث انہوں نے ہم سے قیمتی اور نہایت بڑے وعدے کئے تاکہ ان کے وسیلہ سے تم اس خرابی سے چھوٹ کر جو دنیا میں بُری خواہش کے سبب سے ہے ذات الہیٰ میں شریک ہو جاؤ۔ پس اسی باعث تم اپنی طرف سے کمال کوشش کرکے اپنے ایمان پر نیکی اور نیکی پر معرفت۔ (۶) اور معرفت پر پرہیزگاری اور پرہیزگاری پر صبر اور صبر پر دین داری۔ (۷) اور دین داری پر برادرانہ الفت اور برادرانہ الفت پر محبت بڑھاؤ۔ (۸) کیونکہ اگر یہ باتیں تم میں موجود ہوں اور زیادہ بھی ہوتی جائیں تو تم کو ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کے پہچاننے میں بے کار اور بے پھل نہ ہونے دیں گی۔ (۹) اور جس میں یہ

باتیں نہ ہوں وہ اندھا ہے اور کوتاہ نظر اوراپنے پہلے گناہوں کے دھوئے جانے کو بھولے بیٹھاہے۔(۱۰) پس اے دینی بھائیو!اپنے بلاوے اور برگزیدگی کو ثابت کرنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اگرایسا کروگے تو کبھی ٹھوکر نہ کھاؤگے۔(۱۱) بلکہ اس سے تم ہمارے آقا ومولااور منجی سیدنا عیسیٰ مسیح کی ابدی بادشاہی میں بڑی عزت کےساتھ داخل کئے جاؤگے۔

(۱۲) اس لئے میں تمہیں یہ باتیں یاددلانے کو ہمیشہ مستعد رہوں گا اگرچہ تم ان سے واقف اور اس حق بات پر قائم ہو جو تمہیں حاصل ہے۔(۱۳) اورجب تک میں اس خیمہ میں ہوں تمہیں یاددلادلا کر ابھارنا اپنے اوپر واجب سمجھتا ہوں۔(۱۴) کیونکہ ہمارے آقا ومولاسیدنا عیسیٰ مسیح کے بتانے کے موافق مجھے معلوم ہے کہ میرے خیمہ کے گرائے جانے کا وقت آنے والاہے۔(۱۵) پس میں ایسی کوشش کروں گا کہ میرے انتقال کے بعد تم ان باتوں کو ہمیشہ یادرکھ سکو۔

(۱۶) کیونکہ جب ہم نے تمہیں اپنے آقا ومولاسیدنا عیسیٰ مسیح کی قدرت اور آمد سے واقف کیا تھا تو دغابازی کی گھڑی ہوئی کہانیوں کی پیروی نہیں کی تھی بلکہ خود اس کی عظمت کو دیکھا تھا۔(۱۷) کہ انہوں نے پروردگار سے اس وقت عزت اور بزرگی پائی جب اس افضل بزرگی میں سے انہیں یہ آواز آئی کہ یہ میرا پیارا ابن ہے ، جس سے میں خوش ہوں ۔(۱۸) اورجب ہم ان کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے تو آسمان سے یہی آواز آتی سنی۔(۱۹)اورہمارے پاس انبیاء کرام کاوہ کلام ہے جوزیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کراس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جواندھیری جگہ میں روشنی بخشتاہے جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دلوں میں نہ چمکے۔(۲۰) اور پہلے یہ جان لو کہ کلامِ مقدس کی کسی نبوت کی بات کی تاویل کسی کےذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔(۲۱) کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روحِ پاک کی تحریک کے سبب سے پروردگار کی طرف سے بولتے تھے۔

رکوع ۲

(۱) اور جس طرح اس امت میں جھوٹے نبی بھی تھے اسی طرح تم میں بھی جھوٹے استاد ہوں گے جو پوشیدہ طور پر ہلاک کرنے والی بدعتیں نکالیں گے اور اس مالک کا انکار کریں گے جس نے انہیں مول لیا تھا اور اپنے آپ کو جلد ہلاکت میں ڈالیں گے۔(۲) اور بہتیرے ان کی شہوت پرستی کی پیروی کریں گے جن کے سبب سے راہ حق کی بدنامی ہو گی۔(۳) اور وہ لالچ سے باتیں بنا کر تم کو اپنے نفع کا سبب ٹھہرائیں گے اور جو قدیم سے ان کی سزا کا حکم ہوچکا ہے اس کے آنے میں کچھ دیر نہیں اور ان کی ہلاکت سوتی نہیں۔(۴) کیونکہ جب پروردگار نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں۔(۵) اور نہ پہلی دنیا کو چھوڑا بلکہ بے دین دنیا پر طوفان بھیج کر سچائی کی تبلیغ کرنے والے حضرت نوح کو مع اور سات آدمیوں کے بچالیا۔(۶) اور سدوم اور عمورہ کے شہروں کو خاک سیاہ کردیا اور انہیں ہلاکت کی سزا دی اور آئندہ زمانہ کے بے دینوں کے لئے جائے عبرت بنادیا۔(۷) اور دیانتدار حضرت لوط کو جو بے دینوں کے ناپاک چال چلن سے دق تھے رہائی بخشی۔(۸) (چنانچہ وہ دیانتدار ان میں رہ کر ان کے بے شرع کاموں کو دیکھ دیکھ کر اور سن سن کر گویا ہر روز اپنے سچے دل کو شکنجہ میں کھینچتے تھے)۔(۹) آقا و مولا دین داروں کی آزمائش سے نکال لینے اور بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا میں رکھنا جانتے ہیں۔(۱۰) خصوصاً ان کو جو ناپاک خواہشوں سے جسم کی پیروی کرتے ہیں اور حکومت کو ناچیز جانتے ہیں۔وہ گستاخی اور خوداری ہیں اور عزت داروں پر لعن طعن کرنے سے نہیں ڈرتے۔(۱۱) باوجودیکہ فرشتے جو طاقت اور قدرت میں ان سے بڑے ہیں مولا کے سامنے ان پر لعن طعن کے ساتھ نالش نہیں کرتے۔(۱۲) لیکن یہ لوگ بے عقل جانوروں کی مانند ہیں جو پکڑے جانے اور ہلاک ہونے کے لئے حیوان مطلق پیدا ہوئے ہیں۔جن باتوں سے ناواقف ہیں ان کے بارے میں اوروں پر لعن طعن کرتے ہیں۔اپنی خرابی میں خود خراب کئے جائیں گے۔(۱۳) دوسروں کے برا کرنے کے بدلے ان ہی کا برا ہوگا۔ان کو دن دہاڑے

عیاشی کرنے میں مزہ آتاہے۔ یہ داغ اور عیب ہیں۔ جب تمہارے ساتھ کھاتے پیتے ہیں تو اپنی طرف سے محبت کی ضیافت کرکے عیش وعشرت کرتے ہیں۔ (۱۴) ان کی آنکھیں جن میں زنا کار عورتیں بسی ہوئی ہیں گناہ سے رک نہیں سکتیں وہ بے قیام دلوں کو پھنساتے ہیں۔ان کا دل لالچ کا مشتاق ہے۔ وہ لعنت کی اولاد ہیں۔(۱۵) وہ سیدھی راہ چھوڑ کر گمراہ ہوگئے ہیں اور بعور کے بیٹے بلعام کی راہ پر ہولئے جس نے بدیانتی کی مزدوری کو عزیز جانا۔(۱۶) مگر اپنے قصور پر یہ ملامت اٹھائی کہ ایک بے زبان گدھی نے آدمی کی طرح بول کر اس نبی کو دیوانگی سے باز رکھا۔(۱۷) وہ اندھے کنویں ہیں اور ایسے کُہر جسے آندھی اڑاتی ہے۔ان کے لئے بے حد تاریکی دھری ہے۔ (۱۸) وہ گھمنڈ کی بے ہودہ باتیں بک بک کر شہوت پرستی کے ذریعہ سے ان لوگوں کو جسمانی خواہشوں میں پھنساتے ہیں جو گمراہوں میں سے نکل ہی رہے ہیں۔(۱۹) وہ ان سے تو آزادی کا وعدہ کرتے ہیں اور آپ خرابی کے غلام بنے ہوئے ہیں کیونکہ جو شخص جس سے مغلوب ہے وہ اس کا غلام ہے۔ (۲۰) اور جب وہ آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی پہچان کے وسیلہ سے دنیا کی آلودگی سے چھوٹ کر پھر ان میں پھنسے اوران سے مغلوب ہوئے تو ان کا پچھلا حال پہلے سے بھی بدتر ہوا۔(۲۱) کیونکہ سچائی کی راہ کا نہ جانا ان کے لئے اس سے بہتر ہوتا کہ اسے جان کر اس پاک حکم سے پھر جاتے جو انہیں سونپا گیا تھا۔(۲۲) ان پر یہ سچی مثل صادق آتی ہے کہ کتاُ اپنی قے کی طرف رجوع کرتاہے اور نہلائی ہوئی سورنی دلدل میں لوٹنے کی طرف۔

رکوع ۳

(۱) اے عزیزو! اب میں تمہیں یہ دوسرا خط لکھتاہوں اور یاددہانی کے طورپر دونوں خطوں سے تمہارے صاف دلوں کو ابھاراتاہوں۔(۲) کہ تم ان باتوں کوجو پاک انبیاء نے پیشتر کہیں اور آقا ومولااور منجی سیدنا عیسیٰ مسیح کے اس حکم کو یاد رکھو جو تمہارے رسولوں کی معرفت آیا تھا۔(۳) اور یہ پہلے جان لو کہ اخیر دنوں میں ایسے ہنسی ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے جو اپنی خواہشوں کے موافق چلیں

گے۔(۴)اور کہیں گے کہ اس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا ؟ کیونکہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں اس وقت سے اب تک سب کچھ ویسا ہی جیسا خلقت کے شروع سے تھا۔(۵)وہ تم جان بوجھ کر یہ بھول گئے کہ پروردگار کے کلام کے ذریعہ سے آسمان قدیم سے موجود ہیں اور زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم ہے۔(۶)ان ہی کے ذریعہ سے اس زمانہ کی دنیا ڈوب کر ہلاک ہوئی ۔(۷)مگر اس وقت کے آسمان اور زمین اسی کلام کے ذریعہ سے اس لئے رکھے ہیں کہ جلائے جائیں اور وہ بے دین آدمیوں کی عدالت اور ہلاکت کے دن تک محفوظ رہیں گے۔

(۸) اے عزیزو! یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ آقا ومولا کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر ہے۔(۹) پروردگار اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتے جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتے ہیں اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔(۱۰) لیکن پروردگار کا دن چور کی طرح آجائے گا اس دن آسمان بڑے شور وغل کے ساتھ برباد ہوجائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے پگھل جائیں گے اور زمین اور اس پر کے کام جل جائیں گے ۔ (۱۱)جب یہ سب چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دین داری میں کیسا کچھ ہونا چاہیے۔اور خدا کے اس دن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہیے۔ جس کے باعث آسمان آگ سے پگھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے گل جائیں گے۔(۱۳) لیکن اس کے وعدہ کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں سچائی بسی رہے گی۔

(۱۴) پس اے عزیزو! چونکہ تم ان باتوں کے منتظر ہو اس لئے کہ سامنے اطمینان کی حالت میں بے داغ اور بے عیب نکلنے کی کوشش کرو۔(۱۵) اور ہمارے مولا کے تحمل کو نجات سمجھو۔ چنانچہ ہمارے پیارے بھائی پولوس نے بھی اس حکمت کے موافق جو انہیں

عنایت ہوئی تمہیں یہی لکھتاہے۔(۱۶) اوراپنے سب خطوں میں ان باتوں کا ذکر کیا ہے جن میں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا سمجھنا مشکل ہے اور جاہل اور بے قیام لوگ ان کے معنوں کو بھی اور صحیفوں کی طرح کھینچ تان کر اپنے لئے ہلاکت پیدا کرتےہیں۔
(۱۷) پس اے عزیزو! چونکہ تم پہلے سے آگاہ ہو اس لئے ہوشیار رہو تا کہ بے دینوں کی گمراہی کی طرف کھینچ کر اپنی مضبوطی کو چھوڑ نہ دو۔(۱۸) بلکہ ہمارے آقا و مولا سید نا عیسیٰ مسیح کی مہربانی اور عرفان میں بڑھتے جاؤ۔ انہی کی تمجید اب بھی ہو اور ابد تک ہوتی رہے۔آمین۔